ہوگئے۔ ان کی آپس کی طویل جنگ نے جہاں مقاصد جہاد کو نقصان پہنچایا وہاں افغانی مسلمان بھی ان سے بدظن ہوگئے۔ طالبان ..... اسی کا ردعمل ہیں۔ اس وقت تقریباً پورے افغانستان پر طالبان ہی کی حکومت ہے اور ان کے زیر قبضہ علاقوں میں مکمل اسلامی نظام نافذ ہے۔ جس کی بدولت امن و امان کی صورت حال بھی مثالی ہے۔

شمالی افغانستان میں مزار شریف کا علاقہ اور دیگر پانچ صوبے ابھی تک طالبان کے کنٹرول میں نہیں آسکے۔ حالیہ بغاوت بھی طالبان ہی کی مدد سے کامیاب ہوئی مگر جنرل عبدالمالک "ملا" کی قیادت کو کیسے قبول کرسکتے ہیں۔ چنانچہ انہوں نے فتح کے بعد طالبان کی اطاعت سے انکار کردیا اور طالبان کو ایک بار پھر جنگ سے دوچار کردیا۔ تاہم پاکستان اور سعودی عرب کی حکومتوں کی طرف سے طالبان حکومت کو تسلیم کرنا ایک مستحسن اقدام ہے۔ اب باقی اسلامی ممالک کو بھی طالبان حکومت کو تسلیم کرلینا چاہیئے۔ ہم امید کرتے ہیں کہ طالبان شمالی افغانستان میں جلد مکمل کنٹرول حاصل کرلیں گے۔

طالبان کے بارے میں گزشتہ دو سال سے مختلف شکوک و شبہات کا اظہار کیا جارہا ہے۔ لیکن طالبان اپنے طرز عمل سے ان تمام الزامات اور شکوک و شبہات کو دور کرتے چلے جارہے ہیں۔ اللہ کرے وہ امت مسلمہ کی امیدوں اور آرزوؤں کے نگہبان ثابت ہوں۔ پاکستان کے بے چین، مضطرب اور مظلوم دینی کارکنوں نے ابھی ان سے بہت کچھ سیکھنا ہے۔

جناب جسٹس لطف الرحمن کی نامکمل وضاحت

حال ہی میں لاہور ہائی کورٹ میں مقرر ہونے والے ایک فاضل جج جناب جسٹس لطف الرحمن کے بارے میں عوامی، عدالتی اور مذہبی حلقوں میں یہ رائے پختہ ہے کہ وہ قادیانی ہیں۔ چنانچہ انہوں نے حلف اٹھانے کے بعد اسی ضمن میں اخبار نویسوں کے سوال کا جواب دیتے ہوئے فرمایا کہ "وہ اہل سنت مسلمان ہیں اور قادیانی نہیں۔ وہ ختم نبوت پر یقین رکھتے ہیں۔"

اسی قسم کی وضاحت گورنر پنجاب نے بھی فرمائی ہے کہ "فاضل جج نے کہہ دیا ہے کہ وہ قادیانی نہیں ہیں اور پھر انہوں نے تین عمرے بھی کئے ہیں۔" ماضی میں بھی جس شخصیت پر قادیانی ہونے کا الزام لگا اس کی طرف سے ایسی ہی وضاحتیں آتی رہی ہیں۔ اور ان وضاحتوں کو مسلمانوں نے اس لئے قبول نہ کیا کہ قادیانی ایسی ہی گول مول وضاحت کرتے ہیں۔ یہی قادیانیوں کا دجل ہے کہ وہ ختم نبوت پر ایمان کا اظہار بھی کرتے ہیں اور مرزا غلام احمد قادیانی کو نبی بھی تسلیم کرتے ہیں۔ ہمیں کسی کو قادیانی بنانے کا شوق نہیں۔ اگر فاضل جسٹس جناب جسٹس لطف الرحمن اس بات کا اقرار کرلیں کہ وہ آئین پاکستان کے مطابق مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کے پیروکار قادیانیوں کو کافر سمجھتے ہیں تو ان پر قادیانی ہونے کا الزام ختم ہوجائے گا۔ امید ہے کہ فاضل جسٹس لطف الرحمن مرزائیوں کے کافر ہونے کا اعلان کرکے دینی غیرت و حمیت کا ثبوت دیں گے اور مسلمانوں میں اپنے بارے میں پائے جانے والے شکوک و شبہات کا بھی ازالہ کریں گے۔

بقیہ صفحہ ۲۹ پر